السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فون یا انٹرنیٹ پر نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ قرآن وحدیث کے مطابق فتویٰ دیا جائے، آج کل بکثرت ایسے نکاح ہوتے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح کے لیے ایجاب وقبول رکن کی حیثیت رکھتا ہے، ایجاب لڑکی والوں کی طرف سے پیشکش ہوتی ہے جبکہ لڑکے والے اس پیش کش کو قبول کرلیتے ہیں، یہ معاہدہ خود زوجین بھی سرانجام دے سکتے ہیں اوران کے نمائندے بھی یہ کام کرسکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے کہا کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ میں تمہاری شادی فلاں عورت سے کرادوں؟ اس نے کہا ''جی ہاں'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے کہا کیا تمہیں پسند ہے کہ میں تیری شادی فلاں مرد سے کرادوں تو اس نے بھی ہاں کہا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی شادی کرادی۔[1]

پھر نکاح کے لیے مزید چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے، عورت کی رضا مندی، سرپرست کی اجازت، حق مہر کا تعین اور گواہوں کی موجودگی، اگر مذکور ارکان وواجبات اور شرائط نکاح کے موقع پر موجود ہوں تو نکاح صحیح ہے، بصورت دیگر نکاح درست نہیں ہوگا۔

فون یا انٹرنیٹ پر نکاح کی صورت میں اگر لڑکی والے اس بات کی شہادت دیں کہ واقعی وہی آدمی ہے جس سے ہم اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتے ہیں، تو نکاح خواں زوجین کا ایجاب وقبول گواہوں کی موجودگی میں کرادیتا ہے تو اس قسم کا نکاح درست ہے۔ صرف اتنا ہوتا ہے کہ دولہا میاں خود موجود نہیں ہوتا لیکن اس کی آواز سنی جاتی ہے،جیسے اس کے رشتہ دار اور لڑکی کے سرپرست، گواہ وغیرہ سب پہچانتے ہیں۔ اس قسم کے نکاح میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے بشرطیکہ مذکورہ بالا ارکان وشرائط موجود ہوں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداود، النکاح: ۱۹۲۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:362

محدث فتویٰ